رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

الفضل

روزنامہ

قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسے

جلد ۲۳	مورخہ یکم جمادی الاول ۱۳۵۴ھ	یوم پنجشنبہ	مطابق یکم اگست ۱۹۳۵ء	نمبر ۲۷

لنڈن میں یہود کی اپنی عدالتِ انصاف

کیا یہ بھی "متوازی حکومت" ہے

جماعت احمدیہ نے احمدیوں کے معمولی اور ناقابل دست اندازی پولیس باہمی جھگڑوں کے تصفیہ کے لئے پنچایتی رنگ میں جو انتظام کیا ہوا ہے۔ اس کے متعلق نہ صرف احراریوں نے طوفان بے تمیزی مچا رکھا ہے بلکہ بعض حکام نے بھی اس کے متعلق عجیب و غریب قیاس آرائیاں کیں۔ اور حیرت انگیز نتائج اخذ کئے ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ احمدیوں نے قادیان میں متوازی حکومت قائم کر رکھی ہے کیونکہ وہ مقدمات کے فیصلے خود کرتے اور پھر ان فیصلوں کو نافذ کرتے ہیں۔ باوجود اس کے کہ حکومت کے قانون کے رُو سے اس قسم کے فیصلے کوئی جرم نہیں۔ اور باوجود اس کے کہ اس قسم کے فیصلے مختلف اقوام میں کرنے کا رواج پایا جاتا ہے۔ جماعت احمدیہ کے خلاف اسے نہایت بھیانک رنگ میں پیش کیا گیا۔ اور بالکل غلط۔ اور نادرست حاشیہ آرائی کے ذریعہ ایک طرف حکومت کو۔ اور دوسری طرف عوام کو سخت مغالطہ میں ڈالنے کی کوشش کی گئی ؎

حال میں اخبار "سول اینڈ ملٹری گزٹ" میں لنڈن کے متعلق ایک دلچسپ خبر شائع ہوئی ہے۔ جسے پیش نظر رکھتے ہوئے کہنا پڑتا ہے۔ کہ اگر قادیان میں آپس کے معمولی اختلافات کو سلجھانے۔ اور معمولی جھگڑوں کا تصفیہ کرنے کا نام متوازی حکومت رکھا جا سکتا ہے۔ تو اس سے بھی زیادہ پُر زور اور پُر ہیبت متوازی حکومت یہودیوں نے لنڈن میں قائم کر رکھی ہے۔ جہاں ایک باقاعدہ عدالت میں ایک باقاعدہ جج نہ صرف ان کے مذہبی جھگڑوں کا۔ بلکہ سول تنازعات کا بھی فیصلہ کرتا ہے۔ اور اس کے فیصلے خوشی سے تسلیم کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"برٹش عملداری میں (علاوہ برٹش لاء کے) اور قوانین کے نفاذ کی بھی گنجائش ہے۔ چنانچہ اس کی مثال "بیت الدین" ہے۔ جس کا منتخب قاضی ربی۔ آئی۔ ابرانسکی ہے۔

ابتداً "بیت الدین" مذہبی پنچایتی کچہری تھی مگر آج لنڈن کے یہودی باہمی رضامندی سے اپنے سول اور مذہبی مقدمات اس کچہری میں دائر کر کے فیصلہ کراتے ہیں اس کچہری کو انصاف گستری میں ایسی شہرت حاصل ہو چکی ہے۔ کہ یہودی جس کا مقدمہ یہاں فیصلہ پا جائے۔ شاذ و نادر ہی فیصلے کو قبول کرنے سے گریز کرتا ہے:

"بیت الدین" کی کچہری ایسٹ اینڈ میں منعقد ہوتی ہے۔ علاوہ برٹش امپائر کے یہودیوں کے غیر ملکی یہودی بھی اپنے اختلافات کا تصفیہ یہاں سے کراتے ہیں۔

اس کچہری کے قاضی ہونے کا اعزاز ربی۔ ابرانسکی کو حاصل ہے۔ جن کی عمر چالیس سال کی ہے"

خاص لنڈن میں یہود کے باہمی تنازعات کے تصفیہ کے متعلق اس قسم کے انتظام کو آج تک کسی ہوشمند انسان نے نہ تو انگریزی قانون کی خلاف ورزی قرار دیا۔ اور نہ ان پر متوازی حکومت قائم کرنے کا الزام لگایا۔ بلکہ اسے بہ نظر پسندیدگی دیکھ کر دنیا میں اسے شہرت دی جا رہی ہے۔ اس صورت میں کیا ہم یہ پوچھنے کا حق نہیں رکھتے۔ کہ وہ چیز جو لنڈن میں جائز اور روا قرار دی جا سکتی ہے جس پر برطانیہ کے دارالسلطنت میں کھلم کھلا عمل کیا جا سکتا ہے۔ اور جسے دنیا میں شہرت دی جا سکتی ہے۔ اسی قسم کی چیز جماعت احمدیہ کے لئے کیونکر جرم بن سکتی ہے اس کے بعض حکام کو غیظ و غضب کا اظہار کرنے کا کیا حق ہے۔ اور اس کی بنا پر احرار کا شور مچانا کیا حقیقت رکھتا ہے:۔

اسی ایک امر سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ بعض حکام نے احراریوں کی حمایت میں اور جماعت احمدیہ کے خلاف جو رویہ اختیار کر رکھا ہے۔ وہ کہاں تک معقول اور قرین انصاف ہے:۔

ہر مہذب حکومت چاہتی ہے۔ کہ رعایا چھوٹے چھوٹے تنازعات سرکاری عدالتوں میں لیجا کر نہ تو اپنا مال اور وقت ضائع کرے۔ اور نہ حکام پر کام کا بے جا بوجھ ڈالے۔ بلکہ جہاں تک ممکن ہو آپس میں انہیں طے کر لے۔ اس وقت تک ہندوستان میں بھی حکومت انگریزی کی یہی پالیسی رہی ہے لیکن حیرت ہے۔ اب بعض حکام کے نزدیک جماعت احمدیہ کا یہ بھی ایک بہت بڑا جرم قرار پا گیا۔ کہ وہ احمدیوں کے معمولی تنازعات کا خود کیوں فیصلہ کر دیتی ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی پالم پور روانگی

قادیان ۳۰۔ جولائی۔ آج ساڑھے سات بجے صبح حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بذریعہ موٹر پالم پور تشریف لے گئے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے حضور کی صحت اچھی ہے:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان میں غدار احراریوں کے حامی

اس وقت تک بیسیوں جگہ احراری اپنی اس غداری کی وجہ سے جو انہوں نے شہید گنج کی مسجد کے بارہ میں دکھائی۔ اور جس پر پردہ ڈالنے کے لئے ان لوگوں کے خلاف جنہوں نے اس معاملہ میں تکالیف اٹھائیں حتیٰ کہ جانیں قربان کیں۔ بدزبانی شروع کردی بے حد ذلیل اور رسوا ہو چکے ہیں۔ کہیں ان پر لعنتوں کی بوچھاڑ کی گئی۔ غدار اور خائن قرار دیا گیا۔ کہیں انہیں دھکے دے کر جلسہ سے باہر نکال دیا گیا۔ کہیں انہیں ٹانگوں سے کھینچ کر سٹیج سے گرانے کی کوشش کی گئی۔ کہیں شامیانے گرا دیئے گئے۔ اور ان کا جھنڈا ریزہ ریزہ کر دیا گیا۔ اس کے علاوہ زبانوں سے اور جو کچھ کہا گیا اس کی تو کوئی حد ہی نہیں اور صحیح معنوں میں اس وقت پنجاب میں سب سے بدترین مخلوق احراریوں کو سمجھا جا رہا ہے۔ لیکن قادیان میں جو احراری رہتے ہیں۔ ان کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ قادیان کے ایک ایسے شخص نے جو احراریوں کا بہت بڑا حامی تھا۔ مگر کہیں باہر رہتا ہے۔ یہاں آنے پر انہیں کسی قدر لعنت ملامت کی۔ لیکن سوائے اس کے کوئی شخص احراریوں کا ساتھ دینے والوں میں سے ایسا نہیں جو دم مارنے کی جرأت رکھتا۔ اور احراریوں سے اتنا ہی پوچھ لیتا۔ کہ پنجاب کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک کے مسلمانوں میں احراری لیڈروں کے خلاف جو غیظ و غضب کا طوفان پھیلا ہوا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ کیوں وہی لوگ جو کل تک احراریوں کے اشارہ پر چل رہے تھے۔ سر بازار انہیں ذلیل و رسوا کر رہے ہیں۔ کیوں انہیں غدار اور قوم فروش کہا جا رہا ہے۔ بات یہ ہے کہ قادیان کے جو لوگ احراریوں کا ساتھ دے رہے ہیں۔ انہیں اس بات سے کوئی غرض ہی نہیں کہ مسلمان کن مصائب و آلام کا شکار ہو رہے ہیں۔ ان کے معابد کے ساتھ غیر مسلم کیسا دردناک سلوک کر رہے ہیں۔ اور احراری کس قدر غداری اور قوم فروشی سے کام لے رہے ہیں۔ کیونکہ وہ احراریوں کے نمک خوار ہیں۔ اور ان کے لقموں پر اپنی زندگی کا انحصار سمجھتے ہیں۔ ان حالات میں کس طرح ممکن ہے کہ احراری خواہ مسلمانوں کے خلاف کیسا ہی شرمناک رویہ اختیار کریں۔ قادیان کے ان لوگوں کے کان پر جوں بھی رینگ جائے۔ جو احراریوں کے پھندے میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اور چونکہ لوگ اس درجہ احراریوں کے محتاج اور ان کے دست نگر ہیں۔ اس لئے ان سے یہ توقع ہی نہیں کی جاسکتی۔ کہ کوئی حق بات کہنے کی ان میں جرأت ہو سکتی ہے۔ بلکہ وہ تو اب بھی احراریوں کے اشاروں پر ناچ رہے ہیں۔ جن مسلمان لیڈروں کو احراری بدنام کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے خلاف احراریوں کے نمائندے مقیم قادیان سخت بدزبانی کرتے اور ان پر طرح طرح کے الزام لگا رہے ہیں۔ اور قادیان کے احراری یہ سب کچھ بڑے مزے سے سن رہے ہیں۔ ان میں سے کوئی ایک بھی یہ نہیں پوچھتا۔ کہ وہ مولانا ظفر علی جن کی تعریف و توصیف میں روزانہ گیت گائے جاتے تھے۔ اب کیوں قابل مذمت ہو گئے۔ اور ان کا وہ اخبار "زمیندار" جس کے بل بوتے پر احرار پھولے نہ سماتے تھے۔ اب کیوں برا ہو گیا ہے۔

یہ ہے ان لوگوں کی حقیقت جن کی مدد اور حمایت کی اپیلیں تمام مسلمانوں سے کی جاتی ہیں۔ اور جن کے نام سے مسلمانوں کی جیبیں خالی کرائی جاتی ہیں۔ کہ ایک بہت بڑی مصیبت مسلمانوں پر لاہور میں نازل ہوئی ہے۔ احرار اس موقعہ پر شرمناک غداری سے کام لیتے ہیں۔ مگر وہ ٹس سے مس نہیں ہوتے۔

مسلمان لیڈروں پر احراریوں کے بیجا الزام

مسلمانوں کو بے غیرتی کی تعلیم

شہید گنج کی مسجد کے سلسلہ میں احرار نے اپنی بزدلی و دون ہمتی کے علاوہ ملت فروشی کا جو کھلا ثبوت پیش کیا ہے۔ اس پر آج ہر باغیرت مسلمان غیظ و غضب کا اظہار کرنے پر مجبور ہو رہا ہے۔ اور پنجاب کے مختلف مقامات میں ان پر لعنتوں کی بوچھاڑ کی جا رہی ہے۔ اس کے مقابلہ میں ۸ کروڑ مسلمانان ہند کی نمائندگی کا دعا کرنے والے احراری اب اس کلنک کے ٹیکہ کو دور کرنے کے لئے "عذر گناہ بدتر از گناہ" کے مثل کے مطابق جو عذرات تراش رہے ہیں۔ وہ ایسے بودے اور لایعنی ہیں۔ کہ انہیں سنکر ان حریت کے بلند بانگ دعاوی کرنے والوں کے شرمناک طریق عمل کی اور بھی قلعی کھل جاتی ہے۔

قادیان میں مقیم احراریوں میں سے ایک ماسٹر تاج دین لدھیانوی نے ۲۶ جولائی کو جن شرمناک خیالات کا اظہار کیا وہ اخبار الفضل ۳۰ جولائی میں درج کئے جا چکے ہیں۔ اب احراری لاعنایت اللہ کی سنئے۔ اس نے مسلمانوں کے جوش کا نہایت تحقیر سے ذکر کرتے ہوئے کہا جنہوں نے گولیاں کھائیں۔ انہیں معلوم نہیں کہ وہ مسجد ایک سو برس سے سکھوں کے قبضہ میں ہے۔ جو انگریزوں کے آنے سے بھی پہلے کی ہے۔ اسپر مسلمانوں کا قبضہ کرنا اور وہاں جاکر لڑنا کس قدر افسوس کی بات ہے۔ ان کا حق نہیں تھا۔ کہ وہاں جاکر لڑتے اگر سکھ مسجد رواداری سے دیدیتے تو بہتر تھا۔ ورنہ قانونی رنگ میں تمہارا کوئی حق نہ تھا سکھ اگر مسجد کی زمین نہ دیں۔ تو کوئی شکایت نہیں۔ اگر شکایت ہے تو ان لیڈروں سے جنہوں نے غلط راہنمائی کی۔ انگریز کا قانون سکھوں کو مسجد دے چکا۔ اب انگریز بھی کسی صورت میں مسجد مسلمانوں کو نہیں دے سکتا۔ اگر ہندوستان کے دس کروڑ مسلمان بھی آگے آتے تو گولیوں سے اڑا دیئے جاتے۔ اور پھر بھی وہ مسجد پر قبضہ حاصل نہ کرسکتے۔ انگریز ہائی کورٹ کے فیصلہ کی عزت کریگا۔ گورنر کو کہا گیا کہ تم نے کیوں گولی چلائی؟

"اس نے جواب دیا۔ کہ ہم نے حکومت کرنی ہے۔ کیا ہم اس ایجی ٹیشن سے ڈر جائیں۔ پھر کہا کہ آج یہ نام لیڈر۔ اختر علی خاں جس نے کہا تھا کہ ہم تیغ بے نیام کریں گے کہاں ہے آج مسلمانوں کے پیچھے تیر اور موٹریں ہوں گی۔ لیکن اختر علی خاں کرسی پر بیٹھے نعرے اڑا رہے ہیں جس طرح جنگ احد میں ایک مسلمان کی غلطی سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا دندان مبارک شہید اور بہت سے صحابہ بھی شہید ہوئے۔ اسی طرح اختر علی خاں کی غلطی نے مسلمانوں کو تباہ کر دیا۔"

ہوم سید حبیب کی غلطی نے مسلمانوں کی جانیں لیں۔ اس کے بعد مسلمانوں کو بے غیرتی اور بزدلی کی تعلیم دیتے ہوئے کہا۔ دوستو آج اگر مجلس احرار نہ ہوتی۔ اور وہ مسلمانوں کو نہ روکتی۔ تو تمام دنیا میں خون کی ندیاں بہ جاتیں۔ مسلمان جتھے بھیجتے تو سکھوں کے جتنے بھی آجاتے سکھ مسلمانوں کی عورتوں کو نہ چھوڑتے۔ بچوں کو مار دیتے۔ ہم نے مسلمانوں کو سمجھایا کہ سکھوں کے ساتھ صلح کرلو۔ اس طرح جنگ [illegible] اپنے آپکو تباہ کرنا ہے۔ لیکن انہوں نے نہ مانا۔ اب مجلس احرار کو بلاوجہ بدنام کیا جارہا ہے

امداد مصیبت زدگان زلزلہ کوئٹہ

نام	رقم
میزان سابقہ	۴۰۰۰-۱۲-۳
جماعت احمد آباد سٹیٹ	۲۱-۱۴-۰
ڈاکٹر احمد خان صاحب	۸-۰-۰
جماعت لنڈی کوتل	۲-۰-۰
جماعت پٹیالہ	۱۶-۷-۳
جماعت مردان	۲-۱-۰
غلام محمد صاحب پاڑی پورہ	۴-۰-۰
حکیم حشمت علی صاحب اوڑ	۲-۸-۰
معراج دین صاحب عراق	۱۸-۰-۰
مرزا ناصر علی صاحب فیروزپور	۱۳-۱-۰
جماعت شملہ	۱۰-۲-۰
محمد الدین صاحب جماعت ہیرچی سندھ	۶-۰-۰
محمد حیات صاحب ادرحمہ	۱-۱-۶
شیخ غلام قادر صاحب پٹھانکوٹ	۱-۰-۰
حکیم عبدالرحمان صاحب غوث گڑھ	۱-۸-۰
ماسٹر فضل الٰہی صاحب وزیرآباد	۳-۶-۰
سید عبدالجلیل صاحب شیموگہ	۲-۰-۰
عبداللہ خانصاحب مانڈلے	۵-۰-۰
اے رحمت صاحب جمشید پور	۳-۱۲-۰
مولوی محمد عظیم الدین صاحب بیریک پور شاہ	۱-۱-۰
ڈاکٹر غلام علی صاحب رڑکی چھاؤنی	۰-۹-۰
خیرالدین صاحب بنگلہ رائیاں	۱-۸-۰
غلام قادر صاحب کاموکی	۰-۱۳-۰
چودھری محمد بخش صاحب بھابڑہ	۲-۰-۰
عبدالرحمٰن صاحب مزنگ لاہور	۱-۴-۰
سردار بیگم صاحبہ مزنگ لاہور	۱۲-۱۴-۰
جماعت حیدرآباد دکن	۱۹-۱۵-۹
بابو عزیز اللہ صاحب بنکورا	۱-۰-۰
غلام رسول صاحب کاشغہ پورہ	۰-۶-۰
میزان کل	۴۱۲۳-۸-۹

ناظر بیت المال قادیان

"احمدی"

کون "سلطان القلم" سا ہے زمانے میں ادیب
کونسا منبر ہے جسپر ہو "نبی زادہ" خطیب
کون ہے جس نے اٹھایا نازشان سے حسن
احمدی وہ احمدی وہ احمدی ہے خوش نصیب

حسن رہتاسی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور احمدیوں کی التجائیں

احراریوں کے انتہائی ظلم و ستم کے متعلق

۴۲
جماعت احمدیہ کی رولٹ ایکٹ کے ایام کی خدمات کا صلہ

سندھ سے ایک احمدی لکھتے ہیں:-

بخدمت شریف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدکم اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ گزارش ہے۔ کہ حضرت صاحبزادہ میاں شریف احمد صاحب کے متعلق یہ اخبار میں پڑھ کر ازحد افسوس اور رنج عظیم ہوا کہ آپ پر ایک رذیل اور کمینہ احراری نے قاتلانہ حملہ کیا مجھے زیادہ تر افسوس گورنمنٹ پنجاب پر ہے۔ کہ اس نے آج تک بعض ان افسروں کا تبادلہ کیوں نہیں کیا۔ جن کو ایسے مفسد لوگ اپنا سہارا سمجھکر ایسے افعال کے مرتکب ہو رہے ہیں اگر احراریوں کو حکام گورداسپور کی حمایت حاصل نہ ہو۔ تو ہرگز ہرگز ایسا ظلم نہ ہوتا مجھے تو بار بار وُہ وقت یاد آتا ہے۔ جب حضورؓ نے رولٹ ایکٹ کے زمانہ میں ضلع گورداسپور کے لوگوں کو سمجھانے۔ اور امن قائم رکھنے کے لئے ہر ایک تحصیل میں وفد روانہ کئے تھے۔ اور میں پٹھان کوٹ کی تحصیل میں وفد کے ساتھ گیا تھا۔ حضورؓ نے قریباً ۵ بجے شام حکم دیا۔ کہ وفود پیدل چلے جائیں۔ اور رات جہاں آئے۔ وہاں گزاریں حضورؓ نے یہ بھی فرمایا تھا۔ کہ یہ گورنمنٹ اور لوگوں کے ساتھ عملی ہمدردی دکھلانے کا وقت ہے۔ ہم بغیر اس کے کہ شام کا کھانا کھاکے نکلتے۔ اسی وقت چل پڑے تھے۔ لوگوں کو نصیحت کرتے اور پیدل چلتے رہے خدا گواہ ہے۔ ہمارے پاؤں سخت زخمی ہو گئے۔ گورداسپور کے ڈپٹی کمشنر اور سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس سے ہم ملے۔ وُہ ہمارے دورہ کا مقصد سنکر حیران ہو گئے۔ اور کہنے لگے۔ کہ آپ لوگوں کو جان کا خطرہ ہے۔ کیونکہ امرتسر کے جلیانوالہ باغ کے تازہ حادثہ سے عام لوگوں میں گورنمنٹ کے خلاف سخت جوش ہے۔ ہم آپ کو پولیس کی مدد دیں۔ ہم نے کہا۔ خدا تعالیٰ ہمارا محافظ ہے۔ اور ہم حکومت کی وفاداری۔ اور امن کا پیغام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدؓ کی طرف سے لے جا رہے ہیں۔ ہم اگر اس راہ میں قتل بھی کئے گئے۔ تو پرواہ نہیں۔ خدا کے فضل سے ہم اس سفر میں کامیابی سے واپس آئے۔ اور ضلع گورداسپور سارے کا سارا حضورؓ کے ذریعہ امن میں رہا۔ ہم نے لوگوں سے کہا۔ کہ رولٹ ایکٹ کا استعمال مفسد لوگوں کے لئے ہے۔ نہ کہ شریفوں کے لئے۔ کیا وُہ وقت۔ اور کجا یہ کہ گورنمنٹ پنجاب ہر ایک معاملہ میں احراریوں کی پشت پناہ بنی ہوئی ہے۔ اور جماعت احمدیہ مظالم کا نشانہ بنائی جا رہی ہے ٭

ہم پر کھلے کھلے ظلم کئے جا رہے ہیں۔ مگر گورنمنٹ پنجاب خاموش ہے۔ میں سچ کہتا ہوں۔ کہ یہ گورنمنٹ ناشکری کر رہی ہے۔ ہم گورنمنٹ کے سچے ہمدرد تھے۔ ہم بزدل نہیں۔ ہم بے غیرت نہیں۔ ہم ڈرپوک نہیں۔ ہماری جانیں ہتھیلی پر ہے۔ ہم بہادر ہیں۔ اور صحیح معنوں میں بہادر ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم میں بہادری کی رُوح پھونک دی ہے مگر ساتھ ہی حکومت کے قوانین کی پابندی سکھائی ہے۔ تاہم گورنمنٹ پنجاب کی موجودہ روش کی وجہ سے ہماری دلی ہمدردی جا رہی ہے۔ گورنمنٹ خدا کے آگے ناشکری کی مرتکب ہو رہی ہے۔ لیکن اے خدا۔ تو جلد اپنی قدرت دکھا۔ اور ہماری مدد فرما۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ہماری جانیں حضورؓ کے قدموں پر نثار ہونے کے لئے ہر وقت حاضر ہیں ٭

(الفضل) اس خط میں ان ہولناک ایام کا ذکر کیا گیا ہے۔ جب پنجاب میں حکومت کے خلاف خطرناک جوش پھیل گیا تھا۔ کئی ایک انگریز قتل کر دیئے گئے تھے۔ کئی جگہ سرکاری عمارات جلا دی گئی تھیں۔ اور ہر ایک عام بدامنی پھیلی ہوئی تھی۔ اس وقت حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے انگریزوں کی جانیں بچانے کے لئے اور لوگوں کو حکومت کے وفادار بنائے رکھنے کے لئے اپنے خدام کو اس کام میں لگا دیا۔ اور حکم دے دیا۔ کہ وُہ اپنے آرام و آسائش کی قطعاً پرواہ نہ کریں۔ حتّٰی کہ اپنی جانوں کو خطرہ میں ڈال کر حکومت کی خدمت بجا لائیں۔ وُہ وقت گزر گیا۔ احمدیوں نے اس نازک وقت میں ہر جگہ بڑی بڑی خدمات سرانجام دیں۔ اور سخت تکالیف اٹھا کر دیں۔ خاص کر ضلع گورداسپور بدامنی سے بالکل محفوظ رہا۔ اس وقت حکومت نے ان خدمات کا کھلے الفاظ میں اعتراف بھی کیا۔ مگر آج اس کا جو بدلا مل رہا ہے۔ وُہ ظاہر ہے۔ اور واقعات بتا رہے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کے ساتھ کیا سلوک کیا جا رہا ہے ٭

۴۳
جان دینے کی نسبت دل کا سنبھالنا مشکل ہو رہا ہے

قصور سے ایک مخلص احمدی لکھتے ہیں:-

امیر المؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ دس ماہ حال کو بذریعہ اخبار الفضل معلوم ہوا۔ کہ کسی بدطینت نے حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ پر قاتلانہ حملہ کیا۔ میں نے جب اخبار کھولا۔ تو سُرخی دیکھتے ہی دل تڑپ اٹھا تمام خبر پڑھنی مشکل ہو گئی۔ جُوں جُوں پڑھتا تھا۔ خون ابلتا جاتا تھا۔ حتّٰی کہ میری آنکھیں انگارہ کی طرح گرم ہو گئیں۔ اور میں اخبار کا کوئی دُوسرا حصہ نہ پڑھ سکا۔ دو غیر احمدی میرے پاس بیٹھے تھے۔ میں نے باچشم پرنم ان کو اخبار دیا۔ جسے پڑھ کر ان دونوں نے اس رذیل کمینہ فعل کی سخت مذمت کی۔ میں نے سارا دن کوشش کی۔ کہ کچھ کام کر سکوں۔ مگر بے سُود۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ ہمارے لئے جان دینے کی نسبت دل کا سنبھالنا مشکل ہو رہا ہے۔

پیارے آقا۔ حضورؓ ہمارا امتحان بہت سخت لے رہے ہیں۔ ورنہ احراریوں کی ہمّت نہ تھی۔ کہ وُہ ہم سرفروشوں کو اس طرح زخم پر زخم لگاتے۔ ہم بے بس ہیں۔ ورنہ ہمارا نام لیتے ہی ان کے اوسان خطا ہو جاتیں۔ ہمارا ذکر کرتے ہوئے ان کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں۔ میرے آقا۔ ہم موسیٰؑ کی قوم نہیں۔ کہ فاذھب انت وربك فقاتلا انا ھٰھنا قاعدون کہکر الگ کھڑے ہو جائیں۔ ہم آخرین منھم لما یلحقوا بھم کے مصداق ہیں اور دُنیا کو بنیانٌ مرصوص کا نظارہ دکھانے کے لئے بے تاب و بے قرار ہیں ٭

۴۴
زندگی سے بہتر موت

فیروزپور سے ایک بھائی لکھتے ہیں:-

میرے پیارے آقا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

جس وقت میں نے یہ خبر پڑھی کہ کسی بدطینت احراری نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لخت جگر حضرت صاحبزادہ میاں شریف احمد صاحب پر قاتلانہ حملہ کیا ہے۔ تو شدّتِ غم سے بے تاب ہو گیا۔ میرے آقا اس ضمن میں حضورؓ سے کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ کے انبیاء جو دُنیا کی ہدایت کے لئے آتے ہیں۔ ان کے متبعین بے شک ایک وقت تک مخالفین کے ہاتھوں قسم قسم کے دکھ اور تکالیف اٹھاتے ہیں۔ لیکن جب مخالف شرارتوں اور ایذا رسانیوں میں حد سے بڑھ جاتے ہیں۔ تب حق کے پرستاروں کو تحفظ دین کے لئے مقابلہ کی اجازت ملتی رہی ہے۔ مگر اس وقت جو ہم ایک عرصہ سے دشمنان احمدیت کے ہاتھوں ہر قسم کے دکھ اٹھاتے چلے آ رہے ہیں۔ راہ چلتے احمدیوں کو مارا پیٹا جا رہا۔ اور ان پر قاتلانہ حملے کئے جاتے ہیں۔ احمدیوں کی جائداد پر جبراً قبضے کئے جاتے ہیں۔ ہمارے مقدس پیشواؤں اور ہماری مستورات پر وُہ حملے کئے جا رہے ہیں جن سے ہمارے جگر پاش پاش ہو رہے ہیں ایسے نازک حالات کے ہوتے ہوئے کیوں احمدیوں کو بھی اپنے بزرگان دین کے تحفظ ناموس کی اجازت نہیں دی جاتی۔ کیا حضور احمدیوں کو کمزور و ناتواں سمجھتے ہیں۔ کیا ہمارے مٹ جانے سے احمدیت مٹ جائے گی۔ ہر گز نہیں۔ خدا کی قسم احمدیوں کے خون کے ایک ایک قطرہ سے ہزاروں احمدی پیدا ہونگے اس زندگی سے جس میں ہم اپنے مقدس پیشواؤں کو گالیاں سنتے۔ اور ان کی پاک اولاد پر قاتلانہ حملے دیکھ رہے ہیں ٭ ہم اس موت کو بدرجہا بہتر سمجھتے ہیں۔ جو اپنے بزرگان دین کے تحفظ ناموس کی وجہ سے آئے ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرقہ بہائیہ کے خلاف اسلام و مشرکانہ عقائد

مرزا حسین علی الملقب بہاء اللہ کے روضہ کی پرستش

(۱)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے حال میں ایک ٹریکٹ بعنوان "ڈاکٹر سر محمد اقبال اور احمدیہ جماعت" شائع ہوا تھا۔ جس میں حضور نے سر محمد اقبال صاحب کے اس نظریہ کی تردید کرتے ہوئے کہ "قادیانیت سے بہائیت زیادہ ایماندار ہے" تحریر فرمایا کہ "گویا ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب کے نزدیک اگر ایک شخص رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو منسوخ قرار دیتا۔ قرآن کریم سے بڑھ کر تعلیم لانے کا مدعی ہوتا۔ نمازوں کو تبدیل کر دیتا۔ اور قبلہ کو بدل دیتا ہے۔ اور نیا کلمہ بناتا۔ اور اپنے لئے خدائی کا دعوےٰ کرتا ہے۔ حتیٰ کہ اس کی قبر پر سجدہ کیا جاتا ہے۔ تو بھی اس کا وجود ایسا بُرا نہیں۔ مگر جو شخص رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین قرار دیتا۔ آپ کی تعلیم کو آخری تعلیم بتاتا۔ قرآن کریم کے ایک ایک لفظ ایک ایک حرکت کو آخر تک خدا تعالےٰ کی حفاظت میں سمجھتا ہے۔ اسلامی تعلیم کے ہر حکم پر عمل کرنے کو ضروری قرار دیتا ہے۔ اور آئندہ کے لئے سب روحانی ترقیات کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرمانبرداری اور غلامی میں محصور سمجھتا ہے وہ بُرا اور بائیکاٹ کرنے کے قابل ہے۔"

اسی طرح تحریر فرمایا:۔

"سر محمد اقبال صاحب مسلمانوں سے یہ منوانا چاہتے ہیں۔ کہ جو شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو منسوخ کرے۔ قرآن کریم کے بعد ایک نئی کتاب لانے کا مدعی ہو۔ اپنے لئے خدائی کا مقام تجویز کرے۔ اور اپنے سامنے سجدہ کرنے کو جائز قرار دے۔ جسکے خلیفہ کی بیعت فارم میں صاف لفظوں میں لکھا ہو کہ وہ خدا کا بیٹا ہے۔ وہ بانی سلسلہ احمدیہ سے اچھا ہے۔ جو اپنے آپکو خادم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم قرار دیتے ہیں۔ اور قرآن کریم کی اطاعت کو اپنے لئے ضروری قرار دیتے ہیں۔" (الفضل ۱۰ جولائی)

اس اشتہار کی اشاعت کے بعد اخبار "زمیندار" (۲۶ جولائی) میں بہائیت کے پُرفریب جال میں گرفتار شدہ ایک سادہ لوح نے "اہل بہاء اللہ اور مرزا محمود قادیانی" کے زیر عنوان یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اہل بہاء کے متعلق جو امور ارقام فرمائے ہیں۔ وہ درست نہیں چنانچہ لکھا ہے:۔

(۱) "کتاب اقدس میں سجدہ بغیر ذات احدیت کے اور سب کے لئے حرام قرار دیا گیا ہے۔ پھر ان کا یہ کہنا کہ حضرت بہاء اللہ سجدہ کرایا کرتے تھے منافقت نہیں تو کیا ہے"۔

(۲) "جس اصطلاح کو بہاء اللہ نے اپنے لئے استعمال کیا ہے۔ اور جسکو سند بنا کر میرزا محمود حضرت بہاء اللہ پر خدائی کے دعویٰ کا افترا باندھتا ہے۔ اس اصطلاح کو حضرت بہاء اللہ نے سب انبیاء الٰہی کے لئے استعمال کیا ہے پھر ان کا یہ کہنا کہ حضرت بہاء اللہ نے خدائی کا دعویٰ کیا ہے۔ منافقت نہیں تو اور کیا ہے"

(۳) "حضرت عبد البہاء نے نہایت صریح اور زوردار الفاظ میں ان لوگوں کا مونہہ بند کیا ہے جو آپ کو مسیح یا خدا کا بیٹا کہنا چاہتے تھے۔ پھر یہ کہنا کہ حضرت عبد البہاء خدا کا بیٹا کہلاتے تھے منافقت نہیں تو کیا ہے"۔

(۴) "اہل بہاء میں کوئی بیعت فارم نہیں ہے پھر ایک مفروضہ جھوٹی بیعت فارم کو پیش کرنا جھوٹ اور منافقت نہیں تو کیا ہے"۔

(۵) "رہا یہ کہ بہائی اپنے مذہب کی کھلے بندوں تبلیغ نہیں کرتے۔ یہ سراسر غلط اور سفید جھوٹ ہے۔ اہل بہاء صاف اور کھلے بندوں تبلیغ کرتے ہیں"

(۶) "یہ بھی صریح جھوٹ ہے کہ بہائی اپنی کتب لوگوں کو عام طور پر نہیں دیتے ہر ماہ بہائی میگزین میں کتابوں کی فہرست چھپتی ہے۔ کہ جو کوئی منگوانا چاہے منگوا لے"

(۷) "بہائی کھلے بندوں اپنے آپکو بہائی کہتے ہیں حضرت نبی کریم کو خاتم النبیین مانتے ہیں۔ قرآن پر ایمان رکھتے ہیں"۔

چونکہ یہ تمام باتیں سراسر غلط اور مسلّمہ بہائی کتب کے خلاف ہیں۔ اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ان امور پر کسی قدر تفصیل سے روشنی ڈالی جائے۔ لیکن طوالت کے خوف سے صحبت امروزہ میں صرف امر اول کے متعلق دکھایا جاتا ہے۔ کہ بہائیت کے شیدائی نے یہ لکھ کر کہ بہاء اللہ کی قبر کی پرستش نہیں کی جاتی۔ اور یہ کہ بہائیوں میں سجدہ بغیر ذات حضرت احدیت کے اور سب کے لئے حرام ہے۔ کسقدر دھوکہ دہی اور فریب کاری کی ہے۔ بہائی کتب کے مطالعہ سے یہ امر نہایت وضاحت سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ مرزا حسین علی الملقب بہ بہاء اللہ کا دعویٰ تھا کہ وہ خدا ہے۔ اور لوگوں کا فرض ہے کہ اس کی عبادت کریں۔ چنانچہ رسالہ طرازات (طراز ششم) صفحہ ۱۳ مطبوعہ آگرہ میں وہ اپنی نسبت لکھتے ہیں:۔ "اننی انا اللّٰہ لا الہ الا انا المہیمن القیوم کہ یقیناً میں ہی خدا ہوں۔ میرے سوا اور کوئی خدا نہیں۔ میں ہی مہیمن اور قیوم یعنی لوگوں کا محافظ اور سہارا ہوں"۔ پھر تجلیات (تجلی چہارم) ۱۵ پر لکھتے ہیں۔ "اننی انا اللّٰہ لا الہ الا انا رب علی شیٔ وان ما دونی خلقی ان یا خلقی ایای فاعبدون"۔ یعنی میں ہی خدا ہوں۔ میرے سوا اور کوئی خدا نہیں۔ میں ہر چیز کا رب ہوں۔ اور جو کچھ میرے سوا ہے۔ وہ سب میری مخلوق ہے میں حکم دیتا ہوں کہ اے میری مخلوق صرف میری ہی عبادت کر۔ اسی طرح اپنی کتاب مبین کے صفحہ ۲۸۶ میں لکھتے ہیں۔ "لا الہ الا انا المسجون الفرید" یعنی کوئی خدا نہیں۔ مگر میں اکیلا بہاء اللہ جو اس وقت قید ہوں۔ بہاء اللہ کی اسی تعلیم سے متاثر ہو کر ایک بہائی شاعر اپنے دیوان نوش صہ۹۳ میں کہتا ہے۔

رخ سوائے تو آوردم اے مالک جان ابہیٰ

زاں رو کہ تو در عالم معبودی و سلطانی

یعنی اے بہاء اللہ میری جان کے مالک میں تیری طرف اس لئے متوجہ ہوا ہوں۔ کہ تو دنیا کا بادشاہ اور معبود ہے۔ بہاء اللہ کے دعویٰ الوہیت کی وجہ سے ہی اسکی زندگی میں اسے سجدہ کیا جاتا۔ اور اس کا طواف بھی ہوتا تھا۔ جیسا کہ مرزا حیدر علی اصفہانی بہائی نے بہجۃ الصدور صہ۸۲ میں لکھا ہے۔ اور اب بھی بہاء اللہ کے مکان پر سجدے کئے جاتے ہیں۔ جیسا کہ کتاب بہجۃ الصدور کے صہ۲۵ میں لکھا ہے۔ کہ "زائرین زیارت و طواف و تقبیل و سجدہ عتبہ مقدسہ اش نمودہ نمانند اند" کہ بہاء اللہ کے مقدس آستانہ پر زیارت کرنے والے لوگ سجدہ کرتے۔ بوسہ دیتے اور طواف کرتے تھے۔ اور اب بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔

عبد البہاء جو بہاء اللہ کا بیٹا اور جانشین تھا وہ بھی اس مرض میں مبتلا تھا۔ بلکہ اس نے شریعت بہائیہ کا یہ حکم بھی بتایا۔ کہ بہاء اللہ کے گھر اور علی محمد باب کی قبر کا بھی سجدہ ہو۔ جیسا کہ بدائع الآثار جلد ۲ صہ۳۷ میں جو عبد البہا کا سفرنامہ یورپ ہے لکھا ہے کہ عبد البہاء نے سفر یورپ سے واپس آ کر ۹ محرم کی صبح کو جو کام کیا وہ یہ تھا کہ "جبین ہیں را بر تراب آستان مقدس سودند" کہ عبد البہا کرمل پہاڑ پر گئے۔ اور انہوں نے علی محمد باب کی قبر پر اپنا ماتھا رگڑا۔ اور لوگوں سے کہا "سجود نص کتاب اللہ مخصوص مقام اعلےٰ و روضہ مبارک علیا و بیت مبارک است دیگر سجود بجتھے جائز نہ"۔ یعنی خدا کی کتاب میں جس سے مراد بہاء اللہ کی کتاب ہے صرف تین جگہوں کے لئے سجدہ کرنا مخصوص کیا گیا ہے۔ ایک مقام اعلیٰ کا سجدہ جو علی محمد باب کی قبر کی جگہ ہے۔ دوسرے بہاء اللہ کے روضہ کا سجدہ تیسرے بہاء اللہ کے گھر کا سجدہ۔ ان تینوں جگہوں کے سوا کسی اور طرف سجدہ کرنا جائز نہیں۔ پھر بہاء اللہ کے روضہ کی پرستش کا مزید ثبوت دیوان نوش سے بھی ملتا ہے۔ اس کے صہ۸ میں بہاء اللہ کے روضہ کو مخاطب کر کے لکھا گیا ہے۔

جز خاک آستان تو مسجود خلق نیست

اے سجدہ گاہ جان و رواں روضہ بہا

یعنی اے روضہ بہا جو میری سجدہ گاہ ہے تیرے آستانہ کی خاک کے سوا اور کوئی آستانہ نہیں جسکو مخلوق سجدہ کرے۔ پھر لکھا ہے۔

گردید انبیا ہمہ ساجد بر آں تراب اے قبلہ گاہ کروبیاں روضہ بہا

کہ اے روضہ بہا جو تمام مقرب فرشتوں کا قبلہ گاہ ہے تمام انبیاء نے بھی تیرے اس آستانہ کی مٹی پر سجدہ کیا ہے اسی طرح دیوان نوش صہ۹۶ میں یہ اشعار موجود ہیں:۔

اے مقصد و مقصود زماں روضہ ابہیٰ اے سجدہ و معبود جہاں روضہ ابہیٰ

اے معنی اسرار نہاں روضہ ابہیٰ اے سجدہ گہ عالمیاں روضہ ابہیٰ

یعنی اے وہ روضہ جو زمانہ کا مقصود اور مراد ہے اور جہان کی عبادت گاہ اور لوگوں کا معبود ہے۔ اور اے وہ روضہ جو تمام پوشیدہ اسرار کی مراد اور مطلب اور دنیا کا سجدہ گاہ ہے۔ ان حوالجات سے یہ

137

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابوالانبیاء ہیں

سیالکوٹ میں غیر احمدیوں کی طرف سے یہ اعتراض کیا گیا۔ کہ لفظ خاتم النبیین سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ابوالانبیاء قرار دینا درست نہیں ہے۔ یہ احمدیوں کے اپنے ایجاد کردہ معنے ہیں۔ پہلے کسی عالم نے یہ معنی نہیں کئے۔

علم نحو سے واقفیت رکھنے والے جانتے ہیں کہ ایسے دو جملے جن کے درمیان حرف استدراک ہو۔ ان میں سے مستدرک منہ اگر منفی ہو تو مستدرک میں عام طور پر منفی چیز کا کسی نہ کسی رنگ میں اثبات کیا جاتا ہے۔ اور اگر اثبات ہو تو نفی کی جاتی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ آیت ما کان محمد ابا احد من رجالکم میں ابوت کی نفی کی گئی ہے۔ اور حرف استدراک لکن کے ساتھ رسول اللہ وخاتم النبیین میں اس کا استدراک کیا گیا ہے۔ اور اس ایک قسم کی ابوت جو معنوی اور روحانی ہے۔ اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ثابت کیا گیا ہے۔ لیکن میں اتمام حجت کے طور پر ایک ایسے عالم کا قول پیش کرتا ہوں۔ جو تمام ہندوستان میں اپنے علم وفضل کی وجہ سے مشہور ہیں۔ اور وہ مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دارالعلوم دیوبند ہیں۔ آپ آیت خاتم النبیین کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں

"حاصل مطلب اس آیت کریمہ کا اس صورت میں یہ ہوگا۔ کہ ابوت معروفہ تو رسول اللہ علیہ وسلم کو کسی مرد کی نسبت حاصل نہیں۔ پر ابوت معنوی امتیوں کی نسبت بھی حاصل ہے۔ انبیاء کی نسبت تو لفظ خاتم النبیین شاہد ہے . . . . سو جب ذات بابرکات محمدی صلی اللہ علیہ وسلم موصوف بالذات بالنبوۃ ہوئی۔ اور انبیاء باقی موصوف بالعرض تو یہ بات اب ثابت ہوگئی کہ آپ والد معنوی ہیں۔ اور انبیاء باقی آپ کے حق میں بمنزلہ اولاد معنوی اور امتیوں کی نسبت لفظ رسول اللہ میں غور کیجئے" تحذیر الناس صـ۱۰

پس جیسے لفظ رسول اللہ میں امتیوں کی نسبت سے آپ کو روحانی باپ قرار دیا گیا ہے۔ ویسے ہی لفظ خاتم النبیین میں آپ کو انبیاء کی نسبت سے باپ قرار دیا گیا ہے اس لئے آپ ابوالمومنین بھی ہیں اور ابوالانبیاء بھی۔

خاکسار:۔ جلال الدین شمس

ضلع لائل پور میں احمدیوں کے خلاف احراریوں کی شرارتیں

کچھ عرصہ سے احراریوں نے ضلع لائل پور میں اپنی اشتعال انگیز تقریروں کا سلسلہ جاری کر رکھا ہے۔ جن کی بنا پر ہر جگہ ہمارے احباب کو ستایا جا رہا ہے۔ ان کا بائیکاٹ کیا جا رہا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی شان میں سخت توہین آمیز الفاظ استعمال کرکے احمدیوں کو دکھ دیا جا رہا ہے۔ چنانچہ جب سے احرار نے لائل پور میں اپنی کانفرنس منعقد کی ہے اس وقت سے احمدی ضلع بھر میں سخت ستائے جاتے ہیں اور دکھ دئے جاتے ہیں۔ اسی سلسلہ میں ۱۰ جولائی کو گوجرہ میں مولوی حبیب الرحمن احراری لیڈر نے احمدیوں کے خلاف ایک نہایت اشتعال انگیز تقریر کی۔ اب احراریوں نے احمدیوں کو مرعوب کرنے کی ایک نئی چال سوچی ہے۔ گوجرہ میں تین احمدیوں کے خلاف ۲۴ جولائی کو ایک ہیڈ کنسٹیبل سے جو احراریوں کا گہرا دوست ہے۔ زیر دفعہ ۴۵۲ مقدمہ دائر کر دیا ہے۔ جن احمدیوں کے خلاف یہ مقدمہ بنایا گیا ہے۔ ان کے نام حسب ذیل ہیں۔ (۱) عبدالواحد صاحب عرف پہلوان (۲) ماسٹر محمد دین صاحب ہیڈ ٹیچر ڈی۔ بی پرائمری سکول گوجرہ۔ (۳) قاری محمد عبداللہ صاحب۔ قاری محمد عبداللہ صاحب لائل پور میں کسی مقدمہ میں پیش ہونے کے لئے آئے تھے۔ اور گوجرہ میں اپنے داماد سے ملنے کے لئے گئے۔ پھر اپنے گھر چلے گئے۔ ملزموں کے وکیل شیخ عبدالرزاق صاحب بیرسٹر نے عدالت سے وعدہ کیا کہ قاری صاحب کو یکم اگست عدالت میں پیش کر دیا جائیگا۔ لہذا قاری محمد عبداللہ صاحب جہاں ہوں یکم اگست کو عدالت میں پیش ہونے کے لئے لائل پور آجائیں۔

نامہ نگار

اناجاؤں برہما میں حنفی علما کا مناظرہ سے فرار

مولوی احمد خان صاحب نسیم مبلغ برما دورہ کرتے ہوئے جب اناجاؤں تشریف لائے تو بعض لوگوں کی تحریک پر مناظرہ کی شرائط طے کرنے کے لئے ایک مجلس بلی شاہ صاحب (جو کہ یہاں کے رئیسوں میں شمار کئے جاتے ہیں) کے مکان پر منعقد ہوئی۔ مگر اڑھائی گھنٹہ کی گفتگو میں موضوع مناظرہ ہی متعین نہ ہو سکا۔ آخر مجلس بغیر کسی فیصلہ کے برخاست ہوئی۔ مگر عقلمند پبلک مخالف مولوی کے گریز کو سمجھ گئی۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ اس کو خوب لعن طعن کی۔ دوسرے دن ایک خط کے ذریعہ انہوں نے موضوع مناظرہ مقرر کرنے پر آمادگی کا اظہار کیا۔ ہماری طرف سے منظوری کا خط لکھا گیا۔ جس میں بقیہ شرائط کے متعلق مجلس مقرر کرنے کے لئے کہا گیا۔ جس میں ہماری طرف سے یہ شرط پیش کی گئی۔ کہ دونوں جماعتوں کی طرف سے ایک ایک آدمی اپنی جماعت کے متعلق حفظ امن کا ذمہ دار ہو۔ اس ضروری شرط پر مخالف مولوی پھر بگڑ گئے۔ اور کہنے لگے۔ کہ یہ شرط ہمیں منظور نہیں۔ احمدی ہی دونوں طرف سے حفظ امن کے ذمہ دار ہوں۔ یہ ان کا فرار ایسا ہے جس کو اناجاؤں کی شریف پبلک خوب سمجھتی ہے۔

خاکسار:۔ برکت علی جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ مگوئی۔

ایک سکھ پر احراریوں کا حملہ

میں نے زلزلوں کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی ایک اشتہار کی صورت میں شائع کرکے ایک اخبار فروش سکھ سے لاہور شہر میں تقسیم کرائی۔ جو اس ڈھنڈورا کے ساتھ تقسیم کرتا رہا۔ "آؤ لوگو سن لو مرزا صاحب دیاں فرمایاں ہویاں گلاں پوریاں ہوگیاں جے سچ جھوٹ دے نتارے ہو گئے جے۔ مرزا صاحب فرماندے نے ہور زلزلے ہور آؤ نگے لوکوں سدھے رستے آجاؤ" شہر میں ایک شور سا برپا ہوگیا۔ بعض مقامات پر اس سکھ کو گالیاں دی گئیں اور دھکایا گیا۔ بلکہ بیرون بکی دروازہ بعض احراری اوباشوں نے اینٹیں بھی ماریں۔ ایک اینٹ دائیں رخسارے پر لگی۔ جس کی وجہ سے اس کو سخت تکلیف ہے۔ خون بہت نکلا۔ مارنے والے بھاگ گئے۔

خاکسار:۔ مسعود احمد احمدی از لاہور

ایک یوروپین بیرسٹر کی رائے
جماعت احمدیہ کی موجودہ مخالفت کے متعلق

جنجہ ۱۸ جولائی (بذریعہ ڈاک) کل ایک یوروپین بیرسٹر سے برادرم مکرم ڈاکٹر فضل دین صاحب اور میری گفتگو ہوتی رہی۔ جن کو مسٹر کھوسلہ کا فیصلہ دکھایا گیا انہوں نے ہمیں کہا۔ یہ تو خوشی کا مقام ہے کہ تمام دنیا احمدیت کی مخالفت پر اتر آئی ہے۔ کیونکہ یہ اس امر کا ثبوت ہے کہ دشمن دیکھ رہا ہے کہ احمدی کامیابی کی طرف جا رہے ہیں۔ اور یقیناً یہی امر گورنمنٹ کو بھی کھٹک رہا ہوگا۔ گو ایسے ریمارکس خوشی کا موجب ہیں مگر دل میں مخالفین کی ناروا حرکتوں سے یقیناً رنج پیدا ہوتا ہے۔

خاکسار:۔ عبدالحی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقعات عالم پر نظر

۱۔ آزاد احرار اور مسلمانوں کے اخبار (۲) ایبے سینیا کی فوجیں ۳۔ آج کا ایران (۴) قادیان کا ڈاکخانہ

الفضل کے سیاسی نامہ نگار کے قلم سے
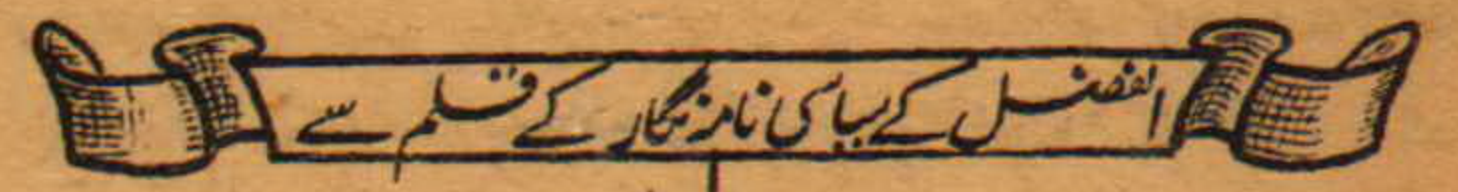
(۱)

حیوان اور انسان میں "آزادی" کا جذبہ مشترک ہے۔ ہر دو قید و بند سے آزاد ہونا چاہتے ہیں۔ مگر "عقل" کی روکنے والی رسّی انسان کو اس کی قوتوں کے برمحل استعمال کے لئے آزاد چھوڑتی اور حدود سے تجاوز کرنے کی کوشش پر روکاوٹ پیدا کرتی ہے وحشی اور ذی عقل میں یہی امتیاز ہے۔ جو ان روکاوٹوں کو قانونِ اخلاق اور قانونِ شریعت کی رکاوٹوں کے نام سے انسانوں کی زندگی کو متمدن و مہذب بنانے کے لئے عمل میں لایا جاتا ہے۔

مسلمان اس گئے گذرے وقت میں بھی شعائر اللہ کے عدم احترام پر جوش میں آجاتا ہے۔ اور سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہو جاتا ہے۔ احرار اس غریب پر ہنستا اور اس جذبہ احترام کو جھوٹ بول کر خود غرضی و مطلب پرستی کے لئے استعمال کرتا ہے۔ یہی کھیل اس پارٹی نے اپنے صدر حبیب الرحمٰن اور اپنے امیر شریعت عطاء اللہ بخاری کے زیر قیادت خدا تعالےٰ کی کتاب قرآن کے پیرو اور فخر مآب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جاں نثار احمدیوں کے خلاف طلب زر کے لئے ۸ کروڑ مسلمانوں کی نمائندہ بن کر مسلمانوں کے جوش تبلیغ سے ناجائز فائدہ اٹھا کر ہر ممکن ذریعہ سے نقصان پہونچانے کی جدوجہد کرتے ہوئے کھیلا ہے۔ خدا نے اس کا پردہ فاش کر دیا۔ اور مسجد شہید گنج کے واقعہ نے بتا دیا۔ کہ ان کو اسلام اور مسلمانوں سے دُور کی بھی نسبت نہیں۔ جن لوگوں نے گلچھرے اڑاتے مکان بنانے پہاڑوں کی سیر کرنے اور باوجود مطالبہ کے کبھی چندہ کا حساب نہ دینے کی عادت کر لی ہو۔ اور جن کا مشرب قوم فروشی اور ٹھوجن پوشن" ہو۔ ان سے وقت پر کام آنے کی امید فضول۔ مسلمانوں کو دُکھ پہونچا۔ ان کا نقصان ہوا۔ ان کا خون بہا۔ اس سے قطع نظر کہ صحیح طریق پر احتجاج ہوا یا نہیں مسلمانوں نے اپنے فطری جذبات کا اظہار کر دیا۔ اور اب لیڈروں کے سمجھانے سے جو طریق اختیار کیا۔ اس کے سوا ان کو چارہ نہ تھا۔ جو لوگ مسلمانوں کو قانون شکنی کرنے خلافِ شریعت چلنے اور حرام موت مرنے کا طعنہ دیتے ہیں۔ ان کو یاد رکھنا چاہئے۔ کہ قانون شکنی اور جتھہ بندی ان احرار کا ہی رواج دیا ہوا اور سکھایا ہوا ہے۔ جو اب اپنی خاص اغراض کے ماتحت بگلا بھگت بن کر پابند قانون ہو گئے ہیں پس اگر کوئی اس تمام خون ریزی بد امنی اور فساد کا ذمہ دار ہے۔ تو وہ احراری ہیں۔ جن کو نہ ضمیر کی ملامت کا خوف۔ نہ خدا سے ڈر۔ نہ احسان کا پاس۔ مسلمانو! خدا کے لئے اپنے ہمدردوں کی آواز پر کان دھرو۔ آئندہ اس راستہ پر قدم نہ رکھو۔ جو احراری بتائیں۔ اپنی کمائی کا پیسہ اس بخاری پر صرف نہ کرو۔ جس کے متعلق جامع مسجد راولپنڈی کی تقدیس ماتم کر رہی ہے اور اس لدھیانوی صدر احرار کو زر و سیم سے مت لادو۔ جس کے متعلق اس کے باپ مولوی محمد زکریا صاحب فرماتے ہیں:۔ "حبیب الرحمٰن (میرا بیٹا صدر احرار) اول درجہ کا گستاخ۔ مغرور۔ جاہل اور بے ادب۔ گمراہ ہے۔ اسے نہ خدا کا ڈر۔ نہ ماں باپ کا لحاظ۔ نہ استاد کا ادب نہ دوست کا خیال نہ محسن کا پاس ہے" (انیس لدھیانہ۔ ۳۰ اکتوبر ۲۶ء)

جن کا "امیر شریعت" اور صدر یہ ہو ان مادر پدر آزاد احرار سے احتراز لازم ہے

(۲)

ایبے سینیا کے شہنشاہ نے اپنی سالگرہ اس ماہ میں منائی ہے۔ سالگرہ کے موقعہ پر وہ خوش نظر آئے۔ کیونکہ دُنیا کی سب سے بڑی سلطنت برطانیہ نے اٹلی کا ساتھ نہیں دیا۔ اور مشرق کی بہادر طاقتور قوم جاپان کی سب سے زبردست سیاسی جماعت نے شہنشاہ جاپان کے سمدھی نجاشی (ولیعہد حبشہ نے شہنشاہ جاپان کی ایک بھتیجی سے شادی کی ہے) اور اس کی قوم سے اظہار ہمدردی کیا ہے۔ فرانس کی سیاسی روش میں کبھی معاندانہ رنگ نہیں۔ برلن سے صلیب احمر معہ ساز و سامان آرہی ہے۔ برلن کے نمائندہ حبشہ کی طرح لنڈن کے سفیر ایبے سینیا نے بھی اعلان کیا ہے۔ کہ اس کے پاس بے شمار رضاکاروں کی درخواستیں آرہی ہیں۔ افریقہ کی جنگجو اقوام میں بالخصوص محاربین جنگ میسائی کو طیش آرہا ہے۔ لیگ کی ڈھیلی کلیں بھی کام کرنے لگی ہیں اور جنیوا کے پادری کپڑے فروخت کر کے تلواریں خریدنے پر غور کرنے لگے ہیں۔ اٹلی کے دم خم میں بھی قدرے کمی معلوم ہوتی ہے مگر میدانِ جنگ کی آراستگی اور افواج کی تیاریاں برابر جاری ہیں۔ علاوہ دیگر سامان اٹلی ایک لاکھ ۲۰ ہزار فوج بھیج چکا ہے۔ ایبے سینیا کی ۱۰ لاکھ پیدل فوج ہے۔ مگر اسلحہ صرف ۵۰ ہزار کے لئے موجود ہیں توپیں بہت ہیں۔ مگر موجودہ طاقتور انواپ کے مقابلہ میں کمزور۔ ہوائی جہازوں کے بھی دو سکواڈرن ہیں۔ مگر طیارے پُرانے ہیں بمب انداز۔ توپیں اور متحرک آہنی قلعہ جات مطلق نہیں۔ البتہ رسالہ بہت ہے۔ اور رائفلوں سے مسلح ہے۔ اور ۵۰۰ مشین گن بھی ہیں۔ اس فوج کے علاوہ اونچی پتھریلی چٹانیں بے راہ وادیاں اور گہری غاریں اور کمسریٹ کی عدم ضرورت ان افواج کی پشت پناہ ہیں۔ ایبے سینین کو بھی جنوبی افریقہ کے بوئر کی طرح جنگ میں مقامی غذا اور قلیل راشن پر قناعت کرنا آتی ہے۔ اور کچا گوشت اس کا من بھاتا کھاجا ہے۔ یہ سب کچھ اس کی فوجی طاقت ہے۔ جس کا مقابلہ آسان نہیں۔ ملکہ سبا کا بیٹا حکمران ایبے سینیا یہ بھی امید لگتی ہے کہ سومالی الطالین اپنے سومالی حبشی بھائیوں سے نہیں لڑینگے۔

(۳)

اگرچہ حکومت اور حکمرانی کا طریق بدل چکا ہے۔ نادرشاہی اور سکھاشاہی اب متمدن دُنیا میں موجود نہیں۔ مگر ایران نے ایک سپاہی کو بادشاہ اور کامیاب بادشاہ بنا دیا ہے۔ ایران قدیم سلطنت ہے۔ اس کی قدیم روایات پر ایرانیوں کو فخر ہے۔ اور ان کے ہاں تو نامہ وخشور میں لکھا ہے۔ کہ ویدوں کے مؤلف بیاس جی بھی بلخ میں حضرت زرتشت کے شاگرد بنے۔ علم سیکھا اور واپس آکر وید لکھے۔ ان قدیم روائتوں نے رضا شاہ موجودہ فرمانروائے ایران کو "فارس" کا نام "ایران" رکھنے پر مائل کیا۔ حالانکہ اسلامی روایات میں اس ملک کو فارس ہی کہا گیا ہے۔ مگر ترقی یورپ کی ان باتوں کو اخذ کرنے کے لئے یہ نام رکھا گیا ہے جن سے خود یورپ نالاں ہے۔ ترقی کے لئے ضروری سمجھا گیا ہے۔ کہ عورتیں بے پردہ ہوں مغربی لباس کا رواج ہو۔ اور جو اس کی خلاف ورزی کرے۔ جیسی کہ مشہد میں ہوئی اسے سزا دی جائے۔ شہروں میں سینما اور سینما میں چارلی چپلن ہو۔ ہوٹلوں میں شراب خانے اور شراب خانہ کے شیشوں پر ایسے لیبل لگائے جائیں۔ کہ رنگ فرنگ پیدا ہو جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ نئے ایران میں اصل تہذیب کی ترویج بھی ہو رہی ہے۔ مسافر اب طہران جائے۔ تو گداگروں کی پلٹن سے اُسے سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ صفائی۔ سڑکیں۔ پُل اور امن و امان دیکھکر راحت ہوتی ہے۔ فوجیوں کے شاندار لباس۔ طیاروں کی پرواز۔ نئی عمارتوں کا نظارہ دلفریب ہے۔ اور جو کچھ ۱۰ برس قبل خاندانِ قاچار کے وقت ناممکن دکھائی دیتا تھا۔ اب ممکن ہو گیا ہے جس ایران کو رُوس اور انگریزوں نے بانٹ لیا تھا۔ اس کی حیثیت یہ ہے۔ کہ فوج کا رعب ہے بحری و ہوائی طاقت بن رہی ہے۔ بنک کھولے گئے ہیں۔ ریلیں بنائی جا رہی ہیں۔ اور یورپ کی سب طاقتیں اپنی کانسلیٹ بنا رہی ہیں۔ جاپان نے بھی کونسل خانہ کھولدیا ہے۔ اور خلیج فارس کے ساتھ بحری آمدورفت شروع کر دی ہے۔ تجارتی کاروبار بڑھ رہا ہے یہ سب کوششیں ایک آدمی رضا شاہ پہلوی

138
Digitized by Khilafat Library Rabwah

...ں میں۔ ہم نے لنڈن میں قاچار خاندان کے حاتم احمد شاہ سے فصر بکنگم میں ملاقات کی تھی۔ اور جب رائٹ آنریبل سر امیر علی نے ہمارا تعارف کراتے ہوئے کہا "یکے از علماء اسلام" اور کجکلاہ شاہ ادب سے ملا تو ہم نے ایران کے لئے دعا کی۔ پس ایران کی ترقی خوشی کا موجب ہے۔ اور امید ہے کہ غلطیاں انشاء اللہ درست ہو جائیں گی۔ بہائیت ختم ہو رہی ہے۔ اور اسلامیت قومیت کے رنگ میں مضبوط ہو رہی ہے۔ صحیح مذہبیت کا پیدا کرنا انشاءاللہ احمدیت کے ساتھ ساتھ معرض وجود میں آئے گا۔ غرض آج کا ایران کل کے فارس کا پیش خیمہ اور ابنائے فارس کی فتوحات کی نیک فال ہے۔

(۴)

قادیان جسے اللہ تعالیٰ نے چار دانگ عالم میں شہرت دی جو اعدائے اسلام اور حاسدان احمدیت کے لئے سوہان روح بن رہا ہے۔ آج سے ۵۰ سال قبل نہایت غیر معروف بہت کم حیثیت پنجاب کا ایک گوں دہ تھا۔ پرائمری سکول کا مدرس پوسٹ ماسٹر کی خدمت قلیل الاؤنس پر کرتا تھا۔ ریل تار تجارت۔ تمول اور موجودہ تہذیب و تمدن کے آثار یہاں نہ تھے۔ مگر خدا تعالیٰ نے حضرت جری اللہ فی حلل الانبیا مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے ساتھ اسے ترقی دی اور دے گا۔ پس موجودہ قادیان ہر طریق اور ہر حیثیت سے احمدی قادیان ہے جو معاندین احمدیوں کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔ وہ غور تو کریں۔ کہ احمدیت اگر یہاں نہ ہو۔ تو پھر اس گاؤں کی حیثیت ہی کیا ہے۔ ہندوؤں میں تو چند خاندان ہیں جو معزز تھے۔ اور معزز کہلائے جا سکتے ہیں۔ مگر احراریوں کے تھو تو صرف تیجہ چند سبزی فروش۔ فقیر۔ جلاہے۔ نائی کمہار وغیرہ ہیں۔ جنہیں گاؤں والے کمین کمینے ہیں۔ اور اگر احمدی نہ ہوں تو ان کی حیثیت رہی ہو۔ قسب حوار کے دیہات میں ان کے ہم پیشہ اور ہم مذہب لوگوں کی ہے نہ اذان کی اجازت۔ نہ نماز کا نام نہ دیے غیرت اور عورتیں بدنام۔ پھر بھلا کیسے ممکن تھا وہاں ملا عنایت اور

اوکاڑہ کے متعلق اخبار احسان کی غلط بیانی کی تردید

خادم حسین ولد ولایت احمد دوکاندار ریل بازار اوکاڑہ ضلع منٹگمری کے متعلق اخبار احسان ۱۹ جولائی میں یہ خبر درج ہے کہ اس نے احمدیت سے ارتداد اختیار کیا کیا۔ اس کے متعلق عرض ہے۔ کہ یہاں کوئی خادم حسین احمدی ہے اور نہ ریل بازار میں کسی غیر احمدی خادم حسین کی دوکان ہے۔ دوست محمد حنفی ریل بازار اور عبدالرحمٰن جنرل سکرٹری انجمن اسلامیہ سے بھی پوچھا گیا۔ کہ یہ کون شخص ہے۔ جس نے احمدیت سے ارتداد اختیار کیا۔ انہوں نے کہا یہاں کوئی شخص اس نام کا نہیں ہے نہ کسی نے ارتداد کیا ہے بلکہ دوست محمد بزاز نے تو گالی دے کر کہا۔ کہ اخبار "احسان" نے بالکل جھوٹ لکھا ہے۔ ہم دو روز تلاش کرتے رہے۔ کہ شاید کوئی شخص نو وارد ہو۔ مگر یہ محض اخبار احسان کا سفید جھوٹ ہے۔ خاکسار۔ محمد یوسف از اوکاڑہ

مصباح کے وی پی

جن خریداران مصباح کے نام اس ماہ وی پی ہونگے۔ وہ براہ مہربانی وصول فرمائیں۔ اور بقایا داران اپنا بقایا صاف کریں۔ تاکہ اخبار کے اخراجات پورے کئے جا سکیں۔ خواتین وی پی واپس کر کے اپنے واحد پرچہ کو مزید زیر بار نہ کریں۔

(مینیجر مصباح)

ماسٹر تاج دین کا قیام۔ اس حیثیت پر مطالبہ ہوتا ہے۔ کہ پوسٹ ماسٹر احمدی نہ ہو پوسٹ مین احمدی نہ ہوں افسران محکمہ ڈاک جانتے ہیں کہ قادیان کے ڈاک خانہ کی ساری آمد اور اس کی ترقی جماعت احمدیہ کی وجہ سے ہے۔ اس لئے اگر کسی کے بیہودہ شور کی وجہ سے ڈاک کے متعلق بھی مشکلات پیدا کی گئیں۔ تو ان کا اثر یقیناً ڈاک خانہ کی آمد پر پڑے گا۔

احرار کے تازہ مسلم کش جرائم پر اخبار انقلاب کا نوحہ

جب مسلمانوں کے خون سے لاہور کی پیاسی زمین سیراب ہو چکی۔ تو ہر طرف سے بیانات کا سلسلہ شروع ہوا۔ اور ہمیں سرگروہان مجلس احرار معاف فرمائیں۔ ان تمام بیانات میں سب سے زیادہ افسوسناک بیان ان کا ہے۔ ہو سکتا ہے۔ کہ ایک جماعت مسلمانوں کے اس طرز عمل سے متفق نہ ہو۔ جو انہوں نے مسجد شہید گنج کے سلسلے میں اختیار کیا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ کوئی جماعت اپنے سیاسی مستقبل اور اپنی خواہشات ترقی و تعالیٰ کے پیش نظر اس قسم کی تحریک میں حصہ لینا مناسب نہ سمجھتی ہو۔ بے شک احرار اپنی پوزیشن کو بچانے اور محفوظ رکھنے کے پورے حق دار تھے۔ اور ہر دردمند کی یہی آرزو تھی کہ مسلمان کسی ایسے تحریک کے سیلاب میں نہ بہتے۔ جو بڑی کٹھن بڑی دشوار اور بڑی مصیبت خیز تھی۔ اور جس کو کامیابی کے ساتھ منزل مقصود پر پہنچانا بہت بڑے ساز و سامان کا طلبگار تھا۔ لیکن بہر حال مجلس احرار اسلام مسلمانوں کی جماعت تھی۔ اس کو کم از کم اتنا تو چاہیئے تھا کہ وہ سکھوں کی ناپاک حرکت کے خلاف آواز بلند کرتی مسجد کی حیثیت کے متعلق اپنا عقیدہ ظاہر کرتی۔ شہداء کے پس ماندوں سے ہمدردی کا اظہار کرتی۔ ان کے لئے اور مجروحین کے لئے مالی امداد کی اپیل کرتی۔ افسوس ہزار افسوس۔ کہ احرار اسلام نے اپنے بیانات میں آج تک اس قسم کی کوئی بات نہیں کہی۔ اور مسلمان متعجب ہیں۔ کہ آیا یہ بیانات مجلس احرار اسلام ہی کے دفتر سے صادر ہوئے ہیں۔ مسلمانوں کی تحریک غلط سہی۔ لیکن جو کچھ ہوا۔ اور جو آفت مسلمانوں پر پڑی۔ اس سلسلے میں مسلمانوں کی آبرو اور ان کے شہداء کی عزت و اکرام کا تقاضا یہ تھا کہ اس طرح کھلے لفظوں میں اور نہایت ناواجب اور نامناسب انداز میں تحقیر و تضحیک کا دروازہ نہ کھولا جاتا۔ احرار نے مسلمانوں کی عزت و آبرو کے قیام اور ان کے زخمی دلوں کی تسکین کے لئے ایک لفظ بھی نہ کہا۔ آخر اس قسم کے بیانات کا یہ کون وقت تھا؟ اگر احرار تحریک میں شامل ہونے سے دست کش تھے۔ تو اس پر کسی کو اعتراض کا حق نہیں۔ ہر شخص اور ہر گروہ مختار ہے۔ کہ جس تحریک میں چاہے شامل ہو۔ اور جس کو اپنے نزدیک نامناسب سمجھے۔ اس میں شامل نہ ہو۔ لیکن کاش احرار یہی مشورہ اسی وقت دیتے۔ جب مولانا ظفر علی خان ہنگامہ آرائی کا سامان کر رہے تھے۔ یہ رائے اور مشورہ اس وقت دیا جاتا۔ جب مسلمانوں کا ایک غیر منظم لشکر صرف ایک ولولہ احترام مسجد کی خوشی میں شہید گنج کی طرف بڑھ رہا تھا۔ یہ مشورہ گولی چلنے سے پہلے دیا جاتا۔ دس مرتبہ گولی چل چکنے کے بعد مشتے بعد از جنگ کا مصداق بننا کہاں تک قابل تحسین قرار دیا جا سکتا ہے۔

آخر احرار کے دل میں آج "قانون" کا اتنا بڑا احترام کیوں پیدا ہو گیا۔ کشمیر کے معاملے میں یہ انوکھا اصول کہاں محو خواب تھا۔ جب سول نافرمانی کا دریا طغیانی پر تھا۔ اس وقت قانون کا احترام کس غار میں پوشیدہ تھا۔ گاندھی اس حکومت کے احکام کی خلاف ورزی کرے جو بروئے قانون برطانوی ہند میں قائم ہے تو وہ جائز۔ اور اس میں شریک ہونا وطن پرستی۔ کشمیر پر دھاوا بول دیا جائے۔ تو تیس ہزار مسلمانوں کو جیل خانوں میں بھجوا دینا عین ملت دوستی۔ لیکن شہید گنج کی مسجد کی کیلئے مسلمان سعی و جہد کے خواہاں ہوں۔ تو وہ خطرناک اور زہر ہلاہل کا جام۔ وہ دشمنان ملت کی حیلہ بازی وحیلہ سازی اور سازش طرازی کا کرشمہ۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ آج احرار اسلام کو کس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لاہور ۲۹ر جولائی۔ لاہور کی فضاء پُرامن ہورہی ہے۔ گذشتہ اتوار سے کوئی ناخوشگوار واقعہ نہیں ہوا۔ مسجد شہید گنج کے متعلق سکھوں اور مسلمانوں کے درمیان تصفیہ کی کوشش ترک کردی گئی ہے۔ مسلمانوں نے اپنے ایک جلسہ میں ایک پروگرام مرتب کیا ہے۔ جس کی تکمیل دو سب کمیٹیوں کے سپرد کی گئی ہے۔ صورت حالات میں بہتری کی وجہ سے کرفیو آرڈر میں ترمیم کردی گئی ہے۔ سوموار سے ملٹری پہرہ ہٹا لیا گیا ہے صرف مسجد شہید گنج کا قرب وجوار فوج کی زیر نگرانی ہے۔ ریزرو فورس ابھی لارنس باغ اور کوتوالی شہر میں موجود ہے۔ پولیس کا پہرہ بھی بعض مقامات پر قائم ہے۔ لنڈا بازار اور نولکھا بازار آمدورفت کے لئے کھل گئے ہیں۔

شملہ ۲۹ر جولائی۔ گورنمنٹ ہند نے ۱۵ کروڑ روپیہ قرضہ لینے کا اعلان کیا ہے۔ اس قرضے پر تین فی صدی سود دیا جائے گا۔ اور ۵۴-۱۹۵۱ء میں قابل ادائگی ہوگا۔ جونہی قرضہ کی کل رقم پوری ہو جائے گی۔ فہرست بند کردی جائے گی:۔

لنڈن ۲۸ر جولائی "سنڈے ایکسپریس" کا نامہ نگار مقیم طہران لکھتا ہے۔ کہ حکومت ایران نے حکم صادر کیا ہے۔ کہ ایران کا کوئی باشندہ اپنے ملک سے سونا اور چاندی باہر نہ لیجائے۔ جو شخص سونا یا چاندی باہر لے جانے کی کوشش کرے گا۔ اُسے گولی سے اڑا دیا جائے گا۔

روم ۲۸ر جولائی۔ اٹلی کے ایک بحری جہاز کو ساحل سمندر سے چھ میل کے فاصلہ پر ایک شدید حادثہ پیش آیا۔ جس کے نتیجہ میں ۲۱ جہازران اور ملاح ڈوب گئے۔ صرف نو اشخاص مشکل سے بچائے جاسکے۔

لکھنؤ ۲۸ر جولائی۔ آل انڈیا شیعہ پولیٹکل کانفرنس کی سنڈیکیٹ کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں انڈیا بل کو وائٹ پیپر سے بھی زیادہ رجعت پسندانہ قرار دیا گیا۔ اور جداگانہ طریق انتخاب کی مذمت کی گئی۔

لاہور ۲۹ر جولائی۔ اس ہفتہ کے دوران میں قانون اسلحہ کے ماتحت شہر میں پانچ سکھ ایک سے زیادہ کرپان رکھنے کے الزام میں زیر حراست کئے گئے۔ ان گرفتار شدگان میں سے ایک کے قبضہ میں بارہ کرپان پائے گئے۔

مدراس ۲۸ر جولائی۔ مسٹر گری ایم۔ ایل۔ اے نے اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ اس اسمبلی کی رائے میں اٹلی اور ابے سینیا کی باہم کشیدگی امن عامہ کے لئے زبردست خطرہ ہے۔ لہذا یہ اسمبلی گورنر جنرل باجلاس سے سفارش کرتی ہے۔ کہ وہ حکومت اٹلی کو یہ پیغام پہونچادے۔ کہ ہندوستان لیگ آف نیشنز کا رکن ہونے کی حیثیت سے اس کے ابے سینیا کے متعلق جارحانہ رویہ کے خلاف پروٹسٹ کرتا ہے

حیدرآباد سندھ ۲۹ر جولائی۔ گورنمنٹ بمبئی نے سرکاری ملازموں کے لئے قوانین خوش اطوار (Good Conduct Rules) شائع کئے ہیں۔ جن کی رُو سے سرکاری ملازم ہندوستان کی کسی سیاسی تحریک میں کوئی حصہ نہیں لے سکے گا۔ اور نہ کوئی چندہ دے سکے گا۔

نئی دہلی ۲۹ر جولائی۔ دہلی ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی نے ڈاکٹر انصاری۔ ڈاکٹر بی۔ سی۔ رائے وغیرہم کے نئی اصلاحات کے ماتحت عہدے قبول کرنے کے متعلق مشترکہ بیان کے خلاف ناراضگی کا ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ ان اصحاب نے نہایت ناموزوں وقت پر اور صدر کانگرس کی خواہشات کی صریح خلاف ورزی کرتے ہوئے ایک متنازعہ فیہ مسئلہ کے متعلق اظہار رائے کیا ہے۔

کوپن ہیگن ۲۹ر جولائی۔ ڈنمارک کے چالیس ہزار کسانوں نے شاہی محل کے سامنے مظاہرے کئے۔ اور انہوں نے ریزولیوشن پاس کیا۔ کہ اگر ان کے مطالبات پورے نہ کئے گئے۔ تو وُہ کاشتکاری چھوڑ دیں گے بادشاہ نے مظاہرین کو اپنے مطالبات وزیر اعظم کے سامنے پیش کرنے کو کہا۔ وزیر اعظم نے ان کے مطالبات کو پورا کرنے کے لئے وعدہ کرنے سے انکار کردیا۔ جس کے نتیجہ میں کسانوں نے اجناس پیدا کرنے کا کام بند کر دیا ہے:۔

واردھا ۲۹ر جولائی۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس زیر صدارت بابو راجندر پرشاد شروع ہوگیا ہے۔ نئی اصلاحات کے ماتحت عہدے قبول کرنے کے متعلق بابو راجندر پرشاد نے ایسوشی ایٹڈ پریس کے نمائندہ کو بتایا۔ کہ اس مسئلے کے متعلق دونوں طرفیں مضبوط دلائل رکھتی ہیں۔ اور میرے لئے یہ نہایت مشکل ہے۔ کہ میں کانگرس کمیٹی کے اس معاملے میں آخری فیصلہ کے متعلق کچھ کہہ سکوں۔

الہ آباد ۲۹ر جولائی۔ دریائے گنگا اور جمنا کثرت بارش کی وجہ سے بہت چڑھ گئے ہیں۔ دریائے گنگا بند کے نزدیک بہہ رہا ہے۔ اور جہانگیر مندر کا کچھ حصہ پانی کے نیچے ہے۔

کراچی ۲۹ر جولائی۔ دو بلوچی قبیلوں میں نسلی رقابتوں کی وجہ سے فساد ہوگیا۔ اور انہوں نے ایک دوسرے پر گولیاں چلائیں۔ جس کے نتیجہ میں ایک شخص ہلاک اور تین سخت مجروح ہوئے۔

نتھیا گلی ۲۸ر جولائی۔ ہزایکسی لینسی سر رالف گرفتھ گورنر صوبہ سرحد نے ایبٹ آباد اور پشاور کے مصیبت زدگان کی امداد کے لئے ایک ریلیف فنڈ کھولا ہے۔ اور صوبہ کے لوگوں کو اس فنڈ میں حصہ لینے کی اپیل کی ہے:۔

ٹیورن (اٹلی) ۲۹ر جولائی۔ ٹیمنو میں بارود کے کارخانہ میں جو آتشزدگی کا حادثہ ہوا تھا۔ اس کے نتیجہ میں ۳۸ لاشیں برآمد کی گئی ہیں۔ جن میں ۳۵ لاشیں عورتوں کی ہیں:۔

جنیوا ۲۹ر جولائی۔ ابے سینیا نے لیگ آف نیشنز کو ایک نوٹ بھیجا ہے۔ جس سے صورت حالات امید افزا ہوگئی ہے اٹلی نے بھی لیگ کونسل کے اجلاس میں شرکت کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اگرچہ مصالحتی کمیشن پر ابے سینیا کی نمائندگی کے متعلق جو استدلال پہلے پیش کئے گئے تھے۔ وہی نوٹ میں بھی ہیں۔ لیکن اس میں اس امر کا فیصلہ لیگ کونسل پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ کہ مصالحت کی شرائط کیا ہونی چاہئیں۔ اور کن امور کا تصفیہ ہونا چاہئے۔

بمبئی ۲۸ر جولائی۔ ٹوکیو سے آمدہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جاپان اور اٹلی کے تعلقات کشیدہ ہوگئے ہیں۔ اٹلی کے رویہ کی وجہ سے جاپان نے اٹلی کا اقتصادی بائیکاٹ شروع کردیا ہے۔

بنارس ۲۹ر جولائی۔ انڈیا کانگرس سوشلسٹ پارٹی نے جس کا اجلاس بنارس میں زیر صدارت مسٹر ایف۔ ایچ۔ انصاری منعقد ہو رہا ہے۔ اپنے ناگپور والے ریزولیوشن کی مکرر تصدیق کردی ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ کانگرس کسی حالت میں بھی وزارتیں اور عہدے قبول نہ کرے۔ بلکہ کونسلوں میں جہاں ان کی اکثریت ہو۔ اصلاحات کو مسترد کردے اور جہاں وہ اقلیت میں ہو۔ رکاوٹ کی پالیسی پر عمل کرے۔

ٹوکیو ۲۸ر جولائی۔ جاپان کے دو مشہور بحری جہازوں میں جو مخالف سمتوں سے آرہے تھے۔ تصادم ہوگیا۔ دونوں جہاز غرق ہوگئے۔ اور ۱۴۰۔ اشخاص ہلاک ہوگئے۔

لاہور ۲۷ر جولائی۔ سرگودھا کی ایک غیر سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ ایک رقبہ میں ۲۵ جولائی کو زلزلہ کا شدید جھٹکا محسوس ہوا۔ جس سے بعض عمارات گر گئیں۔ ایک ہلاک اور دو زخمی ہوئے:۔

پونا ۲۷ر جولائی۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ سندھ کی علیحدگی کے لئے یکم اپریل کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ اس تاریخ کو نیا گورنر صوبہ کی زمام انصرام اپنے قبضہ میں لیگا۔ یہ بات کہ گورنر کون ہوگا۔ ابھی پردۂ اخفا میں ہے۔

رنگون ۲۹ر جولائی۔ ہفتہ کی شب کو ایک گودام میں آگ لگ جانے کی وجہ سے ساٹھ ہزار بوریاں چاول کی اور پچاس ہزار بوریاں بھوسے کی جلکر راکھ ہوگئیں۔ نقصان کا اندازہ تین لاکھ

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی